اردو ترجمہ

حق الیقین

جلد اوّل

مصنّفہ

علامہ سیّد محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سیّد بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی
(پاکستان)

عنوان	صفحہ
ساتویں بحث۔ خدا کسی چیز سے متحد نہیں ہوتا	۲۱
آٹھویں بحث۔ خدا کا قدیم ہونے میں کوئی شریک نہیں	″
تیسرا باب۔ وہ صفتیں جو خدا کے افعال سے متعلق ہیں۔	۲۲
پہلی بحث۔ افعال کی اچھائی اور برائی عقلی ہے	″
دوسری بحث۔ خدا سے فعل قبیح محال ہے۔	″
تیسری بحث۔ خدا کسی کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا	۲۳
چوتھا باب۔ بیان نبوت	۲۵
پہلا مقصد۔ خدا پر پیغمبروں کی بعثت عقلاً واجب ہے۔	″
دوسرا مقصد۔ پیغمبروں کے پیغمبری کی دلیل اُنکے معجزات ہیں۔	۲۶
تیسرا مقصد۔ پیغمبر کو تمام اُمت سے افضل ہونا چاہیئے۔	۲۷
چوتھا مقصد۔ انبیا و ائمہ کا تمام فرشتوں سے افضل ہونا۔	۲۸
پانچواں مقصد۔ حضرت محمد مصطفےٰ کی نبوت کی حقیقت کا بیان اور اسکی دلیلیں اور معجزات۔ معجزۂ قرآن اور اسکی فصاحت و بلاغت	۲۹
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام معجزات کا مجملاً تذکرہ	۳۳
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض دوسرے معجزات اور اُنکی چند قسمیں ہیں	۳۵
پانچواں باب - امامت کا بیان	۴۴
پہلا مقصد۔ نصب امام کا واجب ہونا	″
دوسرا مقصد۔ شرائط امامت کا بیان	۴۸
تیسرا مقصد۔ امام کے صفات و خصائص	۵۰
چوتھا مقصد۔ امام کے پہچاننے کے طریقے	۵۶
پانچواں مقصد۔ بعض آیتیں جو امیر المومنینؑ کی امامت و فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔	۵۹
چھٹا مقصد۔ جناب امیرؑ کی امامت و خلافت پر دونوں فرقوں کی متواتر حدیثیں	۱۰۷
پہلی فصل۔ حدیث غدیر خم کا بیان	۱۰۸

انصاری وغیرہم نے روایت کی ہے اور حسّان شاعر اور اُس کے علاوہ دوسرے شاعروں نے اس واقعہ کو نظم کیا ہے اور جو وجہ آنحضرتؑ کی امامت پر دلیل ہے یہ ہے کہ انّما کلمۂ حصر ہے اور ولی کے لغت میں چند معنی آتے ہیں یاور، دوست، صاحب اختیار، اولیٰ بتصرف۔ آخری دونوں معنی ایک دوسرے سے نزدیک ہیں اور پہلے دونوں معنی ظاہر ہے کہ اس آیت میں مراد نہیں ہیں کیونکہ مومنین کے یاور اور دوست مخصوص خدا و رسولؐ اور بعض مومنین جو اس صفت سے موصوف ہوتے ہیں نہیں ہیں بلکہ تمام مومنین آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں جیسا کہ خداوند عالم نے فرمایا ہے۔ والمومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض اور فرشتے بھی مومنین کے محب و یاور ہیں جیسا کہ فرمایا ہے کہ نحن اولیاؤکم فی الحیٰوۃ الدنیا۔ بلکہ بعض کفّار بعض مومنین کے محب و یاور ہوتے ہیں۔ اگر کہیں کہ آیت میں لفظ جمع وارد ہوا ہے۔ کیونکہ آنحضرتؑ سے مخصوص ہوگا۔ تو اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ عرب و عجم میں جمع کا اطلاق واحد پر باعتبار تعظیم کے عام ہے یا دوسرے نکات آیاتِ کریمہ میں بہت ہیں یا یہ کہ ہم اختصاص کا دعوےٰ نہیں کرتے ہیں۔ کیونکہ ہماری حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ اس آیت میں تمام ائمہ داخل ہیں اور ہر امام قربِ امامت میں یقیناً اس فضیلت سے فائز ہوتا ہے اور صاحبِ کشاف نے کہا ہے کہ اس آیت سے مراد اگرچہ وہی حضرتؑ ہیں۔ لیکن لفظ جمع اس لیے لایا گیا ہے کہ دوسرے بھی اُن حضرت کی متابعت کریں۔ اس کی تائید کہ یہ آیت انہی حضرت کی شان میں ہے اور اس آیہ سے مراد انہی حضرتؑ کی ذات ہے اور مراد ولایت و امامت ہے۔ صحیح مسلم اور صحیح ترمذی میں عمر و بن حصین سے روایت کی ہے کہ جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک لشکر کہیں بھیجا اور امیر المومنینؑ کو اس لشکر کا امیر مقرر کیا۔ حضرتؑ نے فتح کیا اور غنیمت میں سے ایک کنیز لے لی۔ اہل لشکر کو یہ امر پسند نہ آیا۔ صحابہ میں سے چار اشخاص نے یہ طے کیا کہ جب رسولِ خداؐ کی خدمت میں پہنچیں گے تو اس کی شکایت حضرتؑ سے کریں گے۔ قاعدہ یہ تھا کہ جب مسلمان جنگ سے واپس آتے تھے پہلے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور سلام کرتے تھے۔ اس کے بعد اپنے اپنے گھروں کو جاتے تھے۔ جب آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچے اور سلام کیا۔ اُن چار افراد میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ امیر المومنینؑ نے ایسا کیا ہے۔ یہ سُن کر جنابِ رسولِ خداؐ نے اُس کی طرف سے مُنہ پھیر لیا۔ دوسرے شخص نے کھڑے ہو کر یہی بات کہی۔ حضرتؐ نے اُس کی طرف سے بھی مُنہ پھیر لیا۔ تیسرے نے بھی کہا۔ حضرتؐ نے اُس کی جانب سے بھی مُنہ پھیر لیا۔ جب چوتھے نے بھی کہا تو حضرتؐ نے اُن سب کی طرف رُخ کیا اور غضب حضرتؐ کے چہرۂ مبارک سے ظاہر تھا اور تین مرتبہ فرمایا کہ علیؑ سے کیا چاہتے ہو۔ بیشک علیؑ مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں اور وہ ہر مومن اور مومنہ کا ولی ہے۔ ابن عبدالبر نے استیعاب